Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ٹیلیفون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی
جلد ۳۶/۷۱ | سوموار ۵ شوال المکرم ۱۴۰۲ھ ۲۶ وفا ۱۳۶۱ہش ۲۶ جولائی ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۶۶

اخبار احمدیہ

ربوہ :- ۲۵ وفا/جولائی - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت آج قدرے بہتر ہے - الرجی اور ہچکی کی تکلیف میں اب افاقہ ہے - تاہم کمزوری باقی ہے -

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کے بابرکت وجود کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے - آمین

معیار سے کم قربانی پیش کرنا اللہ کو دھوکا دینے کی کوشش کرنا ہے

یہ بڑی خطرناک بات ہے اس سے اللہ تعالیٰ برکتیں چھین لیتا ہے

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے نہ ڈرو کیونکہ یہی آمد پیدا کرنے کا ذریعہ ہے

شرح کے مطابق چندے نہ دینے والوں کو سیدنا حضور ایدہ اللہ کا ایک انتباہ اور بیش قیمت نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جولائی ۱۹۸۲ء کا خلاصہ

ربوہ :- ۲۳ وفا/جولائی - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا - حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ میں ایسے احباب کو انذار فرمایا جو مالی قربانی میں معیار سے کم رہتے ہیں اور شرح کے مطابق چندے ادا نہیں کرتے - حضور نے فرمایا ایسا کرنا اللہ کو دھوکا دینے کی کوشش کرنا ہے اور ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ برکتیں چھین لیا کرتا ہے اور بعض اوقات تمام آسائش ختم بھی ہو کر رہ جاتی ہے - حضور نے اس خطبہ میں اپنے دورہ بیرونی ممالک کا بھی ذکر فرمایا اور بتایا کہ یہ دورہ پر روانہ ہونے سے قبل حضور کا آخری خطبہ ہے - حضور نے احباب جماعت کو دورے کی کامیابی کے لئے دعاؤں کی تحریک فرمائی اور قیمتی نصائح سے نوازا -

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد مندرجہ ذیل آیت قرآنی تلاوت فرمائی -

هَاأَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ج فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهِ ط وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ج وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ لا ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ ۝ (محمد: ۳۹)

اس کے بعد حضور نے فرمایا سورۃ محمدؐ کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایسے مومنوں سے مخاطب ہے جو پیچھے رہ جانیوالے ہیں اور ایمان جن کے دلوں میں داخل نہیں ہوا - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم کو اس طرف بلایا جا رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو تم میں سے بعض بخل سے کام لیتے ہیں - تم یہ بات دل سے نکال دو کہ اللہ تمہارے چندوں کا محتاج ہے - وہ تو غنی ہے اور نہ ہی نظام سلسلہ تمہارے چندوں کا محتاج ہے - کیونکہ اللہ کے کام تو بہر حال جاری رہنے والے ہیں - اگر تم پھر گئے تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا اور وہ تم جیسے نہیں ہوں گے -

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ انبیاء بشیر بھی ہوتے ہیں نذیر بھی - قوموں کی ترقی میں ان دونوں قسم کے محرکات کا دخل ہوتا ہے - ایک طمع دوسرے خوف - بشارتیں دے دے کر اور ڈرا ڈرا کر آگے بڑھایا جاتا ہے - حضور نے فرمایا ایک پہلا خطبہ میں نے بشیر کے غلام کی حیثیت سے دیا تھا اور دوسرا اب میں نذیر کے غلام کی حیثیت سے دے رہا ہوں - حضور نے فرمایا خلیفۂ وقت کا کام تو اپنے آقا کی کامل متابعت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی میرے مطاع ہیں - اور آپؐ ہی کی پیروی کا مجھے پابند کیا گیا ہے -

حضور نے فرمایا میں ان خطرات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں جو جماعت کے مالی نظام میں شامل ہونے کی وجہ سے ایک طبقے کو درپیش ہیں - حضور نے فرمایا ہماری جماعت کا سارا مالی نظام تقویٰ پر منحصر ہے - اس لئے میں احباب کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جو مال بھی وہ خدا کی راہ میں پیش کریں وہ خالصتاً تقویٰ پر مبنی ہونا چاہئے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ تمہارا کونسا مال طیب اور تقویٰ پر مبنی ہے اور کون سا نہیں - اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفٰى

یعنی میں وہ بھی جانتا ہوں جو تم چھپاتے ہو اور وہ بھی جانتا ہوں جس کو تم خود بھی نہیں جانتے حضور نے فرمایا یہ فیصلہ کرنا کہ آپ کا کون سا مال پاک اور طیب ہے اور کون سا نفس کی ملونی کے باعث گندا ہے یہ خدا تعالیٰ نے فیصلہ کرنا ہے نظام سلسلہ نے یہ فیصلہ نہیں کرنا - میں اصولی طور پر آپ کو بعض خطرات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں - آپ خود نگرانی کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حضور جو مال دیا جائے وہ ہر قسم کی کجی سے پاک

باقی صفحہ ۴ پر

- حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی طبیعت اب بفضل اللہ تعالیٰ بہت بہتر ہے آپ روزانہ اپنے معمول کے مطابق آدھ گھنٹہ چہل قدمی کرتے ہیں اور چار یوم پہلے کار میں بیٹھ کر ایک دوست کو لینے لندن ایئرپورٹ تشریف لے گئے تھے - کمزوری ابھی باقی ہے - احباب سے دعا کی درخواست ہے -

(حمید نصر اللہ خان - لاہور)

- میرے بھائی مولوی عبدالعزیز صاحب بھامڑی محتسب ہفتہ عشرہ سے دل اور گردہ کے عارضہ سے بیمار ہیں - عرصہ سے شوگر کی بیماری بھی ہے احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے -

جزاکم اللہ

(محمد ابراہیم بھامڑی صدر محلہ دارالفضل غربی)

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمائیں گے

انشاء اللہ تعالیٰ بتاریخ ۲۷ وفا/جولائی بروز منگل بوقت ۶ بجے شام مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح فرمائیں گے -

کلاس کے جملہ منتظمین کرام - اساتذہ اور تمام طلباء و طالبات سے گذارش ہے کہ وہ نماز عصر (۵ بجے) مسجد مبارک میں ادا کریں - اور نماز کے معاً بعد شعبہ نظم و ضبط کی ہدایات کیمطابق مسجد میں ہی مقررہ جگہوں پر تشریف رکھیں - حضور کے خطاب سے قبل افتتاح کی ابتدائی کارروائی کے طور پر طلباء کی حاضری ہوگی نیز ضروری ہدایات دی جائیں گی - خواتین اور طالبات کے لئے پردے کا انتظام ہوگا -

(محمد شفیع اشرف - ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۵ شوال ۱۴۰۲ ھجری

۲۶ وفا ۱۳۶۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سابق بالخیرات بننے رہنے کا سب سے مؤثر ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کو صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ جس طرح نفس کی تین حالتیں ہیں یعنی نفسِ امارہ، نفسِ لوامہ اور نفسِ مطمئنہ اسی طرح مومنوں میں بھی تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں، ایک وہ جو نفسِ امارہ کی آلودگیوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے اپنی جان پر انتہائی ظلم کرنے والے ہوتے ہیں، دوسرے وہ لوگ جو نفسِ لوامہ کے زیر اثر بین بین چل رہے ہوتے ہیں کبھی بدی کی طرف جھک گئے اور کبھی نیکی کی طرف راغب ہو کر نیک بن بیٹھے، تیسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں نفسِ مطمئنہ حاصل ہوتا ہے۔ وہ خاص تعہد کے ساتھ گناہوں سے بچتے اور بڑھ چڑھ کر نیکیاں بجا لاتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے علی الترتیب ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ، مقتصد، اور سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قرار دیا ہے اور مُسَابَقَتْ عَلَى الْخَيْرَاتِ کو بہت بڑی کامیابی قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان تینوں قسم کے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝

(فاطر : ۳۳)

ترجمہ:۔ پھر (حقیقت یہ ہے کہ نزولِ وحی کے بعد) ہم نے اپنی کتاب کا ہمیشہ انہی لوگوں کو وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا پس ان میں سے کوئی کوئی آدمی تو ایسا ثابت ہوا جو اپنی جان پر انتہائی ظلم کرنے والا تھا اور کوئی ان میں سے ایسا نکلا جو درمیانی چال چلنے والا تھا اور کوئی کوئی ایسا نکلا جو نیکیوں میں اللہ کے حکم سے دوسروں سے آگے بڑھنے والا تھا۔ یہ (اللہ کا) بڑا فضل ہے۔

اس آیت میں یہ امر قابلِ غور ہے کہ نیکیوں میں دوسروں سے آگے بڑھنے کا جذبہ و جوش لوگوں میں از خود پیدا نہیں ہوتا یعنی کوئی شخص بھی محض اپنی ذاتی کوشش اور محنت سے اور اپنے زورِ بازو سے سابق بالخیرات نہیں بن سکتا۔ جو بھی سابق بالخیرات بنتا ہے اللہ کے حکم سے اور اس کے فضل کے نتیجہ میں بنتا ہے یہ فضل حاصل ہوتا ہے مامور من اللہ کے دستِ مبارک پر اطاعت کا عہد باندھنے اور خاص تعہد کے ساتھ اس عہد کو نبھانے کے نتیجہ میں۔ اسی غرض کے پیشِ نظر مامور من اللہ ایمان لانے والوں سے بیعت لیتا ہے کہ لوگ طاعت در معروف کا عہد باندھ کر اسے حتی المقدور نبھائیں اور اس طرح سابق بالخیرات بن کر بہت بڑے فضل کے مورد بنیں۔

سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) نے خدائی حکم کے ماتحت جب سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمایا تو بیعت کنندگان کے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ جنہوں نے بیعت کے ذریعہ طاعت در معروف کا عہد باندھا ہے ان کا یہ فرض ہے کہ وہ اس عہد کو پورے طور پر نبھا کر مسابقت علی الخیرات کا جوش اپنے اندر پیدا کریں اور اس طرح سابق بالخیرات بننے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اسی لئے آپ نے اپنے متبعین کو آغاز میں ہی بڑے زوردار الفاظ میں خبردار فرمایا:۔

"ہماری جماعت کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ان کا ایمان بڑھے، خدا تعالیٰ پر سچا یقین اور معرفت پیدا ہو، نیک اعمال میں سستی اور کسل نہ ہو کیونکہ اگر سستی ہو تو پھر وضو کرنا بھی ایک مصیبت معلوم ہوتا ہے چہ جائیکہ وہ تہجد پڑھے۔ اگر اعمالِ صالحہ کی قوت پیدا نہ ہو اور مسابقت علی الخیرات کے لئے جوش نہ ہو تو پھر ہمارے ساتھ (بذریعہ بیعت) تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے۔

ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے۔ لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے۔ اور کوئی آدمی جو (اطاعت سے روگردان ہونے کی وجہ سے) دراصل جماعت میں نہیں ہے محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا۔ اس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آجائے گا کہ وہ الگ ہو جائے گا۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔ اعمال پروں کی طرح ہیں۔ بغیر اعمال کے انسان روحانی مدارج کے لئے پرواز نہیں کر سکتا" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۹۳)

خلافت چونکہ نبوت کا تتمہ ہوتی ہے اور انوارِ نبوت کو ممتد کرنے کی غرض سے ہی انعام کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم کی جاتی ہے اس لئے بیعتِ خلافت بھی بعینہٖ اسی طرح ضروری ہے۔ اس کے بغیر بھی انسان کے اندر مسابقت علی الخیرات کا جوش پیدا نہیں ہو سکتا اور انسان بیعت کے عہد کو نبھائے بغیر سابق بالخیرات نہیں بن سکتا۔ جو شخص طاعت در معروف کے عہدِ بیعت کو نبھانے سے غافل رہتا ہے یا لاپرواہی برتتا ہے وہ ہر دم خطرہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنی اصلاح نہ کرے اور اطاعت کو لازم نہ پکڑے تو اس پر ایک وقت ایسا آسکتا ہے کہ وہ حزب اللہ میں شمولیت کے شرف سے ہی محروم ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں نعمتِ خلافت سے نوازا ہے اور ہم یکے بعد دیگرے قدرتِ ثانیہ کے ایک مظہر کے بعد دوسرے مظہر کے دستِ مبارک پر طاعت در معروف کا عہد باندھتے چلے آرہے ہیں۔ اسی تسلسل میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک پر بیعت کا عہد باندھ کر ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی سعادت سے نوازا ہے اور اس طرح سابق بالخیرات بننے اور بنے رہنے کا ایک اور انمول موقع عطا کیا ہے۔ یہ اس کا فضل اور احسان ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس عہدِ بیعت کو نبھا کر الفضل الکبیر کے مورد بنیں یعنی اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے خدائی حکم کے بموجب اس کی نگاہ میں سابق بالخیرات بننے کے خصوصی شرف سے مشرف ہوں اور ہمیشہ مشرف رہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم میں سے ہر ایک کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ ہی عطا فرماتا چلا جائے تاکہ ہم میں سے ہر ایک کا خاتمہ بالخیر ہو اور ہم خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کے مصداق بن سکیں۔

حدیث النبی ﷺ

اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی یاد میں

"الفضل" کا خاص نمبر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کے بارے میں ادارہ "الفضل" ایک خصوصی نمبر ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔ جو ہمارے محبوب آقا رحمہ اللہ علیہ کی زندگی اور سیرت پاک کے بارے میں اہم مضامین پر مشتمل ہوگا۔ مضمون نگار حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مضامین جلد سے جلد دفتر کو بھجوائیں۔ نیز مشتہرین کرام اپنی جگہ جلد ریزرو کروالیں ایجنٹ صاحبان بھی اضافی آرڈر سے مطلع کر دیں۔ تاریخ اشاعت کا اعلان جلد کیا جائے گا۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی کی بابرکت تحریک

واقفینِ عارضی کی مساعی اور تاثرات

وقفِ عارضی کی تحریک جماعت کی انفرادی اور اجتماعی تربیت اور بالخصوص قرآنی انوار کی اشاعت کے نقطہ نظر سے ایک نہایت بابرکت اور مؤثر تحریک ہے۔ جن احباب کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس میں شمولیت کی توفیق دیتا ہے وہ نہایت ایمان افروز روحانی تجربات اور دینی خدمات سے حصہ پاتے ہیں۔ ذیل میں چند ایسے ہی احباب کے تاثرات اور ان کی رپورٹوں کا خلاصہ "نمونہ" درج ہے۔ جو حال ہی میں وقفِ عارضی کرنے کے لیے مختلف مقامات پر گئے تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔ بہترین جزا دے۔ اپنے فضلوں سے نوازے اور جماعت کے دوسرے دوستوں کو بھی اس بابرکت تحریک میں شمولیت کی توفیق عطا ہو۔ والسلام (محمد شفیع اشرف ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد و تعلیم القرآن)

مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب ڈھوک حکم داد راولپنڈی نے اپنا عرصہ وقفِ عارضی گوجر خان میں گزارا۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ

"گوجر خان کی جماعت کے ہر فرد سے ملاقات کی اور نمازوں کی تلقین کی۔ چنانچہ نمازوں کی حاضری پہلے سے بڑھ گئی ہے درسِ قرآن بھی شروع کیا۔ دو نوجوانوں سے وقفِ عارضی کے فارم پُر کرائے، مسجد احمدیہ میں "الفضل" کا ۳۵ سالہ ریکارڈ ترتیب دیا۔"

مکرم مرزا نورالدین صاحب ربوہ نے سانگلہ ہل میں وقفِ عارضی کے ایام گزارے۔ وہ لکھتے ہیں۔

"ہفتہ اصلاح وارشاد منایا گیا، روزانہ بعد نماز مغرب تربیتی اجلاسات ہوتے رہے۔ مجلس سوال وجواب بھی ہوئی۔ جس میں مہمان احباب بھی شریک ہوئے۔ خاکسار کو ان چودہ ایام میں دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کا خاص موقعہ ملا۔"

محترمہ امۃ الکبیر صاحبہ اہلیہ مرزا محمد افضل صاحب ربوہ لکھتی ہیں۔

"خاکسارہ نے وقفِ عارضی کے ایام میں ۱۵ بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم ناظرہ شروع کرایا۔ ۵ بچوں کو ترجمہ قرآن شروع کرایا۔ ۶ بچوں کو نماز یاد کرائی۔ نیز ۱۷ آیات حفظ کرنے کی تلقین کی۔"

محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ چوہدری صادق علی صاحب ربوہ نے ایام وقفِ عارضی چک ۱۹۲ گ۔ب ضلع فیصل آباد میں گزارے۔ لکھتی ہیں:۔

"بیاہ شادی سے متعلق بدرسومات سے بہنوں کو روکا۔ دو بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا۔ کئی بہنوں کے گھر جا کر انہیں احمدیت کی تعلیم سے آگاہ کیا۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیماری کے دوران دعاؤں اور صدقات کی خصوصی تحریک کی۔"

مکرم مقبول احمد خالد صاحب اور رانا عبدالغفور صاحب شکر گڑھ کا مقامِ وقف گلگت تھا۔ لکھتے ہیں۔

"مسجد احمدیہ گلگت میں پنجگانہ نماز باجماعت کا اہتمام رہا۔ ۷ بچوں کو قرآن کریم پڑھاتے رہے۔ تمام مقامی احمدیوں سے ملاقات کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی آخری بیماری میں ۴۰ سو روپیہ صدقہ اکٹھا کیا گیا۔"

مکرم ظفر اقبال صاحب اور ملک منظور احمد صاحب کراچی اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔

"نماز مغرب کے بعد اطفال کی باقاعدہ تربیتی کلاس کا اہتمام کیا گیا۔ بچوں کو ۱۷ آیات اور نماز یاد کرائی گئی۔ تربیتی واقعات سنائے گئے۔ خدام کو بھی ادائیگی نماز کی تلقین کی جاتی رہی۔"

مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب اور مکرم عبدالغفور صاحب سیالکوٹی نے بازید خیل پشاور میں وقف کے دن گزارے۔ رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ۔

"نماز باجماعت میں حاضری سو فیصد رہی۔ تربیتی جلسہ کیا گیا۔ ایک لائبریری کے قیام کا پروگرام بنایا گیا۔ جو جلد ہی کام شروع کر دے گی۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق کھیلوں کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔"

محترمہ نصرت جہاں صاحبہ چھنیاں ربوہ اپنی رپورٹ میں لکھتی ہیں۔

"چھنیاں میں ۱۹ عورتوں کو نماز سادہ یاد کرائی ۹ نے سورۃ بقرہ کی سترہ آیات یاد کرائی ہیں ۱۴ بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم ناظرہ پڑھایا جاتا رہا۔"

ماسٹر غلام محمد صاحب ربوہ نے اپنی رپورٹ میں لکھا:۔

"نماز کی حاضری بڑھ گئی، الحمد للہ۔ جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ ایک میلہ پر پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ ۷ مریضوں کا خاکسار نے مفت علاج کیا۔ دعاؤں کا خوب موقعہ ملا۔"

محترمہ نصیرہ صادقہ صاحبہ اور ان کی والدہ محترمہ نے مل کر گوجرانوالہ میں ہفتے وقفِ عارضی کا کام کیا۔ اپنی رپورٹ میں لکھتی ہیں

"۱۵ دن نامرات کی کلاس لگا کر ان کا دینی نصاب یاد کرایا۔ مستورات سے قرآن کریم ناظرہ سن کر تصحیح کی۔ ۶ نئے بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن شروع کرایا۔ بدرسومات سے بچنے کی تلقین کی۔ ۲ خواتین سے وقفِ عارضی کے فارم پُر کرائے گئے۔"

مکرم غلام رسول صاحب ساہیوال لکھتے ہیں۔

"جماعت احمدیہ چک ۵۵ ج۔ب کے ۲۰ بچوں اور بچیوں کو ناظرہ اور قاعدہ یسرنا القرآن پڑھاتا رہا۔ چندوں کی طرف ساری ذیلی تنظیموں کو توجہ دلائی۔ تسبیح وتحمید اور نوافل کی تلقین کی گئی۔"

محترمہ انیسہ رشید صاحبہ اور انکی بہن نے مل کر وقفِ عارضی کا کام کیا۔ لکھتی ہیں:۔

"۸ احمدی اور ۴ دوسرے بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن شروع کرایا۔ آٹھ بچیوں کو قرآن کریم اور نماز کا سبق دینا شروع کیا۔ صد سالہ جوبلی کی دعائیں یاد کرائیں، تاریخ اسلام کے ایمان افروز واقعات سنائے گئے۔"

محترمہ اہلیہ صاحبہ رشید احمد صاحب سیکرٹری مال ہالیر توسیعی کالونی ۳۵/۱۱ کراچی ۳۷ اپنی رپورٹ میں لکھتی ہیں کہ:۔

"خاکسارہ نے اپنے چار ہفتے کے وقف کے دوران قریباً ۱۳۰ بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانا شروع کیا۔ علاوہ ازیں ناظرہ جاننے والوں کو ترجمہ قرآن اور نماز باترجمہ سکھانے کی توفیق ملی۔ ایک (۷۰) سالہ بڑھیا کو قرآن شروع کروایا۔ کتب میں سے ہماری تعلیم سے شرائطِ بیعت، نماز کی شرائط، کتاب دورۂ مغرب، میں سے مسجد سپین کی بنیاد کے ایمان افروز واقعات اور کتاب امام مہدی کا ظہور کا مطالعہ کروایا۔ علاوہ ازیں بچیوں اور بچوں کو سترہ آیات دوبارہ حفظ کروائیں۔"

محترمہ امۃ الرحمٰن بشریٰ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ تحریر کرتی ہیں۔

"خاکسارہ نے بچوں اور بچیوں کے علاوہ بڑی عورتوں کو قرآن کریم ناظرہ شروع کروایا، سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کروائیں۔ جلسہ سالہ روحانی پروگرام پر عمل کروانے کی کوشش کرتی رہی۔ علاوہ ازیں، تسبیح وتحمید، درود شریف اور دعاؤں کا موقع بھی ملتا رہا۔ اسی طرح نمازوں کی طرف بھی بچوں اور بچیوں کو خصوصیت سے توجہ دلائی گئی۔"

مکرم محمد ابراہیم رشید صاحب زعیم مجلس انصار اللہ دارالفضل ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔ "خاکسار اپنے عرصہ وقف کے دوران نماز باجماعت کے لیے تلقین کرتا رہا، ناظرہ قرآن کریم اور ترجمہ دو بچوں کو سکھایا، چالیس جواہر پارے کا درس دیتا رہا۔ کئی غیر از جماعت احباب سے بھی تبادلہ خیالات کرنے کا موقع ملا۔ علاوہ ازیں دعاؤں اور تسبیحات کا بھی موقع ملتا رہا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح کی سوال وجواب والی کیسٹ سنائی۔"

بشریٰ حکمت صاحبہ نے چھ ہفتے تک وقفِ عارضی کیا۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے:۔

"اس عرصہ میں ۴۵ بچوں اور ۱۵ عورتوں کو ناظرہ قرآن پڑھایا۔ ۲۰ بچوں کو سادہ نماز اور ۱۷ آیات یاد کرائیں اور ۲۰ بچوں کو ترجمہ کے ساتھ۔ اور ۲۰ عورتوں کو نماز یاد کرائی۔ ۲۵ عورتوں کو نماز باترجمہ سکھلائی۔ دعائے قنوت یاد کرائی۔ بہت ساری عورتوں کو طبی امداد بہم پہنچائی۔ ۳۰ کے قریب غیر از جماعت عورتوں کو نماز سادہ یاد کرائی۔"

محترمہ امۃ الشکور صاحبہ رفعت فاروقی شفاخانہ اوچ شریف لکھتی ہیں۔

"خاکسارہ نے اپنے وقف میں سب بچوں کو ناظرہ قرآن کریم، سادہ و باترجمہ نماز اور مختلف دعائیں یاد کرائیں دینی معلومات بھی پڑھاتی رہی۔ بچوں کو جماعت کی ابتدائی تاریخ سے آگاہ کیا گیا۔ دعاؤں اور تسبیحات کا خوب موقع ملا۔"

مکرم عبدالحمید صاحب شرما تحریر فرماتے ہیں۔

"خاکسار نے عرصہ وقف میں بچوں کو یسرنا القرآن قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ پڑھانے کا انتظام کیا۔ نمازوں میں حاضری کے لیے کوشش کرتا رہا، مجلس مذاکرہ اور سلائیڈز کا پروگرام بھی بنایا گیا۔ اس کے علاوہ کتب حضرت اقدس ..... کے درس کا انتظام بھی کرتا رہا۔"

محترمہ حاجرہ بیگم صاحبہ دارالنصر غربی تحریر کرتی ہیں۔

"خاکسارہ نے اپنے وقف کے عرصہ میں عورتوں اور بچوں و بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا انتظام کیا۔ ۲۵ بچوں کو یسرنا القرآن شروع کروایا، ۱۸۰ کو ناظرہ اور ۲۰ کو باترجمہ، اس کے علاوہ فارم وقفِ عارضی اور وصیت فارم بھی پُر کروائے۔ حضرت اقدس ..... کی کتب کا درس بھی دیا جاتا رہا۔ علاوہ ازیں دعائیں اور تسبیحات بھی کی جاتی رہیں۔"

محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ دارالصدر جنوبی تحریر کرتی ہیں کہ:۔

"خاکسارہ نے اپنے وقف میں ۳۰ کے قریب عورتوں کو پندرھواں پارہ باترجمہ پڑھایا۔ بچوں کو نماز سادہ اور ترجمہ سے یاد کروائی۔ بچوں کو باقاعدہ تلاوتِ قرآن کریم پڑھنے کی تلقین کی۔ دعائے قنوت کے علاوہ دیگر دعائیں بھی پڑھاتی رہی۔ علاوہ ازیں تسبیحات و درود شریف کے ورد کا بھی انتظام کیا گیا۔"

مکرمہ نجم النساء صاحبہ دارالرحمت غربی۔ تحریر فرماتی ہیں کہ۔

"خاکسارہ اور امۃ الحفیظ صاحبہ قریشی نے چھ ہفتہ تک وقف کیا۔ اس عرصہ میں بچوں کو قرآن کریم ناظرہ باترجمہ، نماز سادہ و ترجمہ، دعائے قنوت و دیگر دعائیں یاد کروائیں، ۲۲ بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور ۲۲ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلا نصف پارہ با ترجمہ پڑھایا۔ علاوہ ازیں وقفِ عارضی کے فادم بھی پڑھ کروائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات پر عمل کروانے کی بار بار تلقین کی جاتی رہی۔ علاوہ ازیں تسبیحات و درود شریف کا ورد بھی جاری رہا۔

بقیہ:۔ خلاصہ خطبہ جمعہ

ہونا چاہئیے۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح علیہ السلام کا ایک قول دوہرایا کہ

"اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو جسے کیڑا بھی لگ سکتا ہے اور زنگ بھی اور جسے چور بھی چرا سکتا ہے۔ بلکہ آسمان پر مال جمع کرو جسے نہ کیڑا لگتا ہے نہ زنگ اور جسے نہ کوئی چور چرا سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ اچھی نصیحت ہے مگر کامل نہیں۔ کیونکہ کامل شریعت افضل الرسل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نوعِ انسانی کو ملنی تھی۔ چنانچہ آپ کے ذریعہ جو جامع اور مانع تعریف انفاق فی سبیل اللہ کی اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ (آل عمران:۔ ۹۳)

کہ جب تک ایسا مال خدا تعالیٰ کے حضور پیش نہ کرو جس سے تم محبت کرتے ہو اس وقت تک تم کامل نیکی کو نہیں پا سکتے یعنی اگر تمہارا مال تقویٰ سے خالی ہوگا تو قابلِ قبول نہیں ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس آیت قرآنی کی مزید وضاحت کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جسمیں حضرت اقدس نے انذار فرمایا ہے کہ چندہ کے معاملے میں خدا کو دھوکا دینے کی کوشش نہ کرنا۔ اگر چندے کے معاملے میں جھوٹ شامل ہوگا تو اللہ تعالیٰ اور امامِ وقت سے پیوند نہ حاصل ہو سکے گا جب خلیفۂ وقت نے ایک شرح مقرر کر رکھی ہو تو اس میں بد دیانتی سے کام لینا تو ایک احمقانہ کوشش ہے اس میں تو وہی نقشہ سامنے آتا ہے

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ (البقرہ:۱۰)

کہ خدا پر ایمان لانے والوں کو دھوکا دینے کی کوشش، خدا کو دھوکا دینے کی کوشش کرنا ہے مگر یہ دراصل اپنے ہی نفسوں کو دھوکا دیتے ہیں حضور نے فرمایا کہ اس کے باوجود ایک خاص تعداد ایسی بھی ہوتی ہے جو اپنے نفس کو دھوکا دیتی ہے اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ ایک شخص کو آپ نے ایک ہزار روپیہ دیا ہو اور وہ اگلے دن کہے کہ آپ نے کل جو مجھے ۵۰ روپے دیئے تھے اس میں سے پانچ روپے لے لو۔ ایسا ہو تو آپ نہیں مانیں گے۔ ہاں اگر آپ کے کارندے کو وہ ایسا کہے تو شاید وہ دھوکا کھا جائے اور حقیقی بات تو یہ ہے کہ اس وقت مومن بھی دھوکے نہیں کھاتے وہ دینے والے کا رہن سہن طرزِ زندگی دیکھ کر جان جاتے ہیں۔ پھر بھی یہ کارکنان سلسلہ جو ان کو منہ سے بتایا جاتا ہے اسے قبول کر لیتے ہیں اور یوں دینے والا یہ خیال کرتا ہے کہ وقت گذر گیا۔ حضور نے ایسا کرنے والوں کو سخت تنبیہ فرمائی اور بتایا کہ ایسے دھوکہ دینے والوں کی ساری قربانیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ ان کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں طرح طرح کی چٹیاں ان کو پڑ جاتی ہیں۔ اللہ ہی ہے جو دینے والا ہے وہی واپس لینے کے راستے بھی جانتا ہے۔ ایسے لوگوں سے برکتیں چھین لی جاتی ہیں۔ ان کے بچے ان کی آنکھوں کے سامنے ضائع ہو جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے خوف نہ کھاؤ۔ یہی خرچ تو آمد کا ذریعہ ہے۔ حضرت (اقدس ..... ناقل) کے زمانہ میں جن لوگوں نے بڑی معمولی قربانیاں کیں آج ان کی اولادیں اللہ کے فضل سے حیرت انگیز ترقی کر چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا جو بھی فضل نازل ہوا اس کے بارے میں یہ سمجھنا بڑی غلطی ہے کہ یہ ہماری ذاتی کوشش سے آیا ہے آسائش کو اپنا حق سمجھنا غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ دی ہوئی دولت کو دیکھتے ہی دیکھتے واپس بھی لے لیا کرتا ہے۔

حضور نے فرمایا میرے مخاطب جو لوگ ہیں ان کا تعین کرنا نہ آپ کا حق ہے اور نہ میرا۔ میرا تو یہ فرض ہے کہ میں متنبہ کر دوں اور بتا دوں کہ فلاں طرزِ عمل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے خلاف ہے۔ اس سے آگے نگرانی کرنا آپ کا اپنا کام ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو مال اللہ تعالیٰ نے حضرت (اقدس ..... ناقل) کے ذریعے جماعت کو عطا کیا ہے یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے اور آج ہم اس کوثر کے وارث ہیں۔ یہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تالاب ہے جس میں کوئی ایک بھی گندہ قطرہ نہیں آئے گا۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ لوگ قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شمار نہیں ہونگے حضور نے فرمایا دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے مالی نظام کو ہر پہلو سے پاک صاف رکھے۔ ہمارے نفس کی ملونیوں سے ہمیں بچائے۔ جماعت کا ایک طبقہ اگر اپنی قربانی کو معیار پر لے آئے تو شرح بڑھائے بغیر آج ہی ہمارا چندہ دوگنا ہو سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا یہ بات بیان کرتے ہوئے میرے دل میں ایک خوف بھی ہے مگر وہ اچھا خوف ہے کہ جماعت کا ایک طبقہ جو سابقون الاولون میں شمار ہوتا ہے ہر تحریک کے وقت آگے آجاتا ہے اور اس سے سمجھا یہ جاتا ہے کہ ساری جماعت نے قربانی پیش کی۔ اس لیے اب جو میں بات کر رہا ہوں اس میں وہ سارے مخلصین جو شرح کے مطابق اپنا چندہ ادا کرتے ہیں وہ اس وقت میرے مخاطب نہیں اور یہ بات مجھے بار بار کہنا پڑ رہی ہے کہ ایسے مخلصین میرے مخاطب نہیں۔

حضور نے فرمایا ہماری جماعت کے دو طبقے ہیں ایک وہ جن کے مالوں میں ان کے بزرگوں کی قربانیوں کی وجہ سے برکت پڑی اور دوسرا وہ طبقہ جن کے افراد کو ملک سے باہر جانے کی توفیق ملی۔ اور ان کی آمدنیوں میں اتنا زیادہ اضافہ ہو گیا کہ ملک میں جو وہ کماتے تھے اس سے کوئی نسبت ہی نہیں رہی اور وہ بعض اوقات چندہ اس طرح دیتے ہیں کہ جیسے صدقہ و خیرات دی جاتی ہے حضور نے فرمایا یہ بڑی خطرناک بات ہے۔ اللہ کی راہ میں صاف اور سیدھا ہونا ضروری ہے۔ اس ضمن میں اپنے نفس پر کوئی رحم نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اپنے نفس پر اتنا ظلم کرو کہ اسے باغی نہ ہونے دو۔ یہ بڑے خوف کا مقام ہے اللہ تعالیٰ جماعت کو ایسے خطرات سے محفوظ رکھے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس بات کی وضاحت کے لیے حضرت (اقدس ..... ناقل) کے بعض ارشادات بھی پڑھ کر سنائے اور آخر میں فرمایا کہ اللہ ہم کو یہ توفیق دے کہ اس کی نظر میں ہم اس جماعت میں شامل ہوں جو حضرت مسیح موعود بنانا چاہتے تھے۔

اس کے بعد حضور چند لمحے کے لیے بیٹھے اس کے بعد کھڑے ہو کر خطبہ ثانیہ (عربی) ارشاد فرمایا۔ اس دوران میں فرمایا کہ چند دن تک میں اور سلسلہ کے بعض اور نمائندگان اس بابرکت سفر پر روانہ ہونے والے ہیں جس میں اور کاموں کے علاوہ مسجد سپین کا افتتاح کرنا بھی شامل ہے۔ حضور نے تحریک فرمائی کہ اس سفر کی کامیابی کے لیے بکثرت دعائیں کریں۔ حضور نے فرمایا سفر پر جانے سے پہلے یہ میرا آخری خطبہ ہے احباب کرام اپنی دعاؤں کے ذریعے سے اس تقریب افتتاح میں شامل رہیں کیونکہ جگہ کا فاصلہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں تو کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

حضور نے فرمایا میری عدم موجودگی میں آپس میں عفو اور بھائی چارے کو بڑھائیں۔ خدا گواہ ہے کہ میرا دل ربوہ میں اٹکا رہے گا۔ مرکز کی جماعت سے جو پیار کا تعلق ہے وہ ایک الگ چیز ہے۔ سفر کے دوران مجھے آپ کی فکر رہے گی۔ خدا نہ کرے کہ یہ فکر پریشانی میں تبدیل ہو۔ میری عدم موجودگی میں محبت اور پیار سے رہیں اور کسی قسم کا اختلاف نہ آنے دیں۔ اپنی زبان سے، عمل سے کسی کو دکھ نہ دیں۔ استغفار بکثرت کریں، محبت کو پھیلائیں اسی کی اشاعت کریں۔ اللہ تعالیٰ محبت کرنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔

خطبہ عربی مکمل کرنے کے بعد حضور نے فرمایا۔

السلام علیکم۔ خدا حافظ

بعد ازاں حضور نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد ۱۱ دفعہ لا الہ الا اللہ کا ورد فرمایا اور پھر تشریف لے گئے۔

نصاب فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۹۸۲ء

قرآن کریم:۔	برائے معیار اوّل و دوم:	سورۃ النحل (پہلے ۱۲ رکوع)
	" " سوم:	سورۃ البقرہ (رکوع ۱۳ تا ۱۸)
حدیث:۔	کتاب اسلامی اخلاق	
	برائے معیار اوّل و دوم:	۶۰ منتخب احادیث
	" " سوم:	۴۰ " "
کلام:۔	برائے تدریس	
	برائے معیار اوّل و دوم:	(۱) لیکچر لدھیانہ (۲) الفاخ قدسیہ
	" " سوم:	(۱) احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے (۲) الوصیت
برائے مطالعہ:۔		
معیار اوّل:	(۱) تاریخی انتباہ (۲) قرآنی انوار	
معیار دوم:	(۱) آیت خاتم النبیین اور جماعت احمدیہ کا مسلک	
	(۲) اسلام مذہبی آزادی اور آزادیٔ ضمیر کا ضامن ہے۔	
معیار سوم:	وصال ابن مریم	

تاریخ احمدیت برائے ہر سہ معیار

۱۔ تاریخ احمدیت حصہ پنجم سال ۱۹۲۳ء (۲) حضرت اقدس کے دعویٰ سے قبل کے حالات (سیرت حضرت اقدس از مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور سیرت حضرت اقدس از حضرت مصلح موعود)۔ حیات طیبہ اور سیرۃ المہدی اور تاریخ احمدیت کے نوٹس لے کر استاد طلبہ کو لکھائے گا۔

عربی اسباق: دس اسباق برائے ہر سہ معیار (مطبوعہ از نظارت ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگاں

(قسط اول)

پیارے ابّا جان۔ چوہدری فضل احمد صاحب پی۔ ای۔ ایس (ریٹائرڈ) مرحوم

(مکرم چوہدری لئیق احمد صاحب چیف انجینئر نائیجیریا حال انگلستان)

مورخہ ۲۰/۷ بوقت ۴½ بجے شام خاکسار نائیجیریا میں سوکوٹو سے ۱۲۵ میل دور اپنے دفتر میں کام کر رہا تھا۔ کہ ایک شخص کی دستی یہ ریڈیو پیغام موصول ہوا کہ تمہارے بھائی نے انگلینڈ سے اطلاع دی ہے کہ تمہارے ابا جان پاکستان میں ابھی ابھی وفات پا گئے ہیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

چند لمحوں کے لیے سکتہ سا طاری ہو گیا تھوڑی دیر بعد جب اپنے آپ کو سنبھالا تو فوراً سیالکوٹ ٹیلیکس دلوایا کہ ابا جان کو میرے آنے تک دفن نہ کیا جائے۔ دوسرا پیغام یہ دیا کہ کل میری اوّلین پرواز میں پاکستان کیلئے بکنگ کر دی جائے ۶ بجے شام ہم سب (میری بیوی اور تین چھوٹے بچے) بذریعہ کار ۴۰ میل دور واقع کانو کے انٹرنیشنل ہوائی اڈے کی طرف روانہ ہوئے۔ اور راتوں رات سفر کر کے ۳½ بجے صبح اپنے بھانجے مبشر احمد خاں کے گھر کانو پہنچے۔ اسی روز دوپہر کو لنڈن کی پرواز پکڑی شام کو لنڈن اترے تو پتہ چلا کہ پاکستان کے لیے اگلی پرواز کل مورخہ ۹ فروری کی دوپہر کو ہے۔ مجبوراً ہوٹل میں قیام کرنا پڑا فون کرنے پر بھائی رشید بھی بریڈفورڈ سے صبح سویرے لنڈن پہنچ گئے ان کی زبانی معلوم ہوا کہ ابا جان مورخہ ۲۰/۸ ۴ بروز سوموار فوت ہو چکے تھے چونکہ ان کے پاس میرا نیا ہوائی نمبر نہیں تھا اس لیے انہوں نے میرے پرانے نمبر کے ذریعہ اطلاع کی۔ اس طرح پیغام ایک گھنٹہ کی بجائے ساڑھے گھنٹے میں ملا۔ پیغام کے الفاظ ابھی ابھی سے میں نے سمجھا کہ جمعرات کو وفات ہوئی ہے۔ جب تک میں ربوہ پہنچا اتوار آ گیا اور دن کا ایک بج چکا تھا میں سیدھا بہشتی مقبرہ گیا اور ابا جان کی قبر پر کھڑے ہو کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور بے ساختہ رونا شروع کر دیا چند ہی لمحوں بعد کسی نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور کہا ابا جی کو ملنے آئے ہو پھر زور سے کہا ابا جی لئیق آپ کو ملنے آیا ہے یہ میری بڑی سے چھوٹی بہن حمیدہ تھیں۔ پھر میں گھر آ کر اماں جان اور دوسری بہنوں کو ملا۔ گھر بالکل بے رونق اور خالی لگ رہا تھا۔

میرے ابا جان نہایت ہی محبت کرنے والے دعا گو بزرگ اور فرشتہ سیرت انسان تھے ان کیساتھ ہم تمام بہن بھائیوں کو ایک دوسرے سے بڑھ کر محبت تھی حقیقت تو یہ ہے کہ اس محبت کا اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکتا ہم جب چھوٹے تھے اور جب کبھی بھی سفر کرنا ہوتا تو دعا کے ساتھ رخصت کرتے اور ساتھ ہی ایک SELF ADDRESSED پوسٹ کارڈ دے کر تاکید فرماتے کہ بیٹا پہنچتے ہی لکھ کر پوسٹ کر دینا تاکہ تسلی ہو۔

خاکسار ۱۹۶۲ء میں اپنی تعلیم کے لیے انگلینڈ آیا فونڈیشن انجینئرنگ کے پوسٹ گریجویٹ کورس میں داخلہ ملنے کے بعد میں نے ابا جان کو لکھا کہ حضرت راجیکی صاحب سے دعا کی درخواست کریں آپ نے مولوی صاحب کی معیت میں دعا کے بعد مجھے لکھا کہ دعا کے دوران مجھ پر بھی رقت کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور دعا کے فوراً بعد مولوی صاحب نے فرمایا کہ دعا شروع کرتے ہی روشنی ہو گئی۔ انشاء اللہ یہ کورس بابرکت ہو گا یہ اطلاع ملتے ہی میں نے اپنے باقی چھ کلاس فیلو کو بتایا کہ خدا تعالیٰ مجھے اس کورس میں انشاء اللہ ضرور کامیابی دے گا۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ کچھ عرصہ انگلینڈ اور پھر امریکہ میں ملازمت کرنے کے بعد ۱۹۶۷ء میں خاکسار دوسرے پوسٹ گریجویٹ (ہائی وے انجینئرنگ) کے لیے دوبارہ انگلینڈ آیا اور اسے پاس کرنے کے بعد پاکستان جاتے ہوئے ابا جان کے لیے مختلف چیزوں کے علاوہ ایک کار بھی ہمراہ لے گیا اور اس کا ذکر کر کے میں نے انہیں بتایا کہ اب میں آپ کو ایک ڈرائیور بھی رکھ دونگا۔ تو فوراً کہنے لگے بیٹا تم فکر نہ کرو میں خود ہی ڈرائیو کر لوں گا چنانچہ میرے بھانجے اعجاز السمیع جو ایئر فورس میں ونگ کمانڈر ہیں نے ابا جان کو دو تین ڈرائیونگ کے سبق دیئے ابا جان پورے اعتماد سے ۷۰ سال کی عمر میں ڈرائیونگ کرنے لگ گئے خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کار قریباً ۱۰ سال تک آپ کے استعمال میں رہی اس کے بعد ابا جان کبھی بیمار ہو جاتے کبھی ٹھیک ہو جاتے۔ اپریل ۱۹۷۹ء میں آپ شدید بیمار ہو گئے۔ مجھے نائیجیریا میں اطلاع ملی تو فوراً فیملی سمیت ربوہ پہنچ گیا خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور ابا جان کافی ٹھیک ہو گئے تھے۔ مگر کمزوری کے باعث چلنا پھرنا قدرے مشکل ہو گیا میں نے بھائی رشید کو انگلینڈ فون کر کے ایک پہیوں والی کرسی منگوائی جسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ مجھے نماز کے لیے مسجد لے جایا کریں۔ چنانچہ تمام نمازوں کے لیے محلے کے اطفال یا خدام اور جمعہ کے روز میرے بھتیجے عزیز حمید الدین مسجد لے جاتے۔

ستمبر ۱۹۷۹ء میں سالانہ چھٹی پر دوبارہ پاکستان آیا۔ اب چونکہ ابا جان کی نظر بھی کمزور ہو چکی تھی۔ اس لیے میں نے بریگیڈیر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب (خلف حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ) سے درخواست کی کہ وہ ابا جان کو دیکھ جائیں۔ چنانچہ میں خود میاں صاحب کو لاہور سے لے کر ربوہ آیا۔ میاں صاحب نے چند ادویات لکھ کر دیں اور فرمایا کہ ان کے استعمال سے بینائی میں کچھ اضافہ ہو جائے گا۔ اس کے بعد TELE SCOPIC LENSES لگا دیئے جائیں گے اس کے بعد ساتھ ہی میاں صاحب نے فرمایا کہ نظر اپریشن سے ٹھیک ہو سکتی ہے مگر موجودہ حالت میں آپریشن مناسب نہیں۔ جب ان کی صحت ذرا بہتر ہو جائے تو سفر کر سکیں گے۔ نیز یہ کہ اس عمر میں ابا جان اور اماں جان کو علیحدہ نہیں کرنا چاہیے ان ہدایات اور ابا جان کی معذوری کے پیش نظر میں نے دل میں فیصلہ کیا کہ اگلی چھٹی (ستمبر ۱۹۸۰) سے پہلے انگلینڈ میں

سنٹرل ہیٹڈ مکان خرید کر ابا جان اور اماں جان کو لے جاؤں گا۔ جہاں بھائی رشید ان کا وہاں خیال رکھیں گے۔ گو ابا جان کا پاسپورٹ میں نے پہلے ہی بنوایا ہوا تھا۔ مگر اس پروگرام کی بابت باقی انتظامات مکمل ہونے سے قبل انہیں بتانا مناسب نہ سمجھا۔ اس سلسلہ میں میں نے بھائی رشید سے خط و کتابت شروع کی ہی تھی کہ ابا جان کی وفات کی اطلاع آ گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

عملی زندگی کا آغاز اور ذمہ داریاں

ابا جان مورخہ ۳/۱۸۹۸ ۱۹ کو گکھڑالی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں پیدا ہوئے دادا جان چوہدری محمد دین صاحب مرحوم گکھڑالی کے سب سے بڑے زمیندار شمالی گکھڑالی کے ذیلدار اور مقامی مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ دادا جان مرحوم نے خواب میں حضرت اقدس ..... کو دیکھ کر حضورؑ کی بیعت کی اور اس طرح انہیں اپنے علاقہ کے سب سے پہلے احمدی اور حضورؑ کے صحابی بننے کا شرف حاصل ہوا۔

ابا جان نے مڈل تک گکھڑالی میں تعلیم حاصل کی۔ میٹرک کے لیے گجرات اور بی۔ اے کے لیے لاہور گئے۔ بی۔ اے آنرز پاس کر کے بی۔ ٹی کیا اور محکمہ تعلیم میں بطور ٹیچر اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔ چند ہی سالوں بعد اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز بن گئے اس پوزیشن پر گجرات بھی تعینات ہوئے۔ جب کبھی آپ گکھڑالی انسپکشن کے لیے جاتے تو دادا جان چھٹی لے لیتے اور سیکنڈ ہیڈ ماسٹر سکول کا معائنہ کرواتے تاکہ بیٹا اپنی ڈیوٹی صحیح طور پر ادا کر سکے۔

ابا جان کی شادی گکھڑالی سے دو میل دور واقع گاؤں چک سکندر میں محترمہ عالم بی بی صاحبہ سے ہوئی ۲۵ سال کی عمر تھی کہ دادا جان کا اچانک انتقال ہو گیا اور گھر کی تمام ذمہ داری آپ پر آن پڑی۔ اس وقت ان کے ایک ہی چھوٹے بھائی چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم زیر تعلیم تھے۔ ابا جان نے انہیں ایم اے تک تعلیم دلوائی۔

ابا جان گجرات کے بعد کافی عرصہ سرگودھا میں اے۔ ڈی۔ آئی رہے اور بعد میں ملتان کے ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز بنے ۱۹۵۲ء میں ریٹائر ہونے کے بعد ربوہ میں آباد ہوئے اور گورنمنٹ سروس کی توسیع ملنے کے باوجود آپ نے انکار کر دیا اور ربوہ میں آنریری سروس کے لیے اپنے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضورؓ نے ابا جان کو نائب ناظر تعلیم مقرر فرمایا۔ بعد میں ناظر تعلیم اور پھر ناظر دیوان بنے۔ کچھ عرصہ صدر انجمن احمدیہ کے صدر بھی رہے۔ اور اس طرح تقریباً ۲۸ سال جماعت کی بے لوث خدمت کی۔ ۱۹۵۴ء میں بیک وقت ہم تین بھائی تعلیم الاسلام کالج میں اور ہماری چھوٹی بہن نصرت گرلز ہائی سکول میں زیر تعلیم تھے۔ ابا جان نے ہم سب کا خرچ برداشت کیا۔ ۱۹۷۵ء میں ہمارے بڑے بھائی میاں چوہدری محمد احمد صاحب سابق درویش قادیان کا انتقال ہو گیا۔ اس وقت سے آخر وقت تک آپ بھائی جان مرحوم کی فیملی کی کفالت کرتے رہے

اولاد

خدا تعالیٰ کے فضل نیز ابا جان اور بزرگانِ سلسلہ کی دعاؤں سے آپ کے چاروں لڑکے اور چاروں لڑکیاں اپنے اپنے گھر آباد ہیں۔ سب سے بڑے لڑکے چوہدری محمد احمد صاحب سابق درویش قادیان ۱۹۷۵ء میں وفات پا گئے تھے ان سے چھوٹے لڑکے چوہدری شریف احمد صاحب آزاد کشمیر میں بنک مینجر ہیں۔ تیسرے لڑکے چوہدری رشید احمد صاحب پچھلے بیس سال سے انگلینڈ میں رہائش پذیر ہیں اور خاکسار لئیق احمد چوہدری پچھلے چار پانچ سال سے نائیجیریا میں چیف انجینئر ہے۔

میری سب سے بڑی ہمشیرہ محمودہ بیگم صاحبہ چوہدری عبدالمالک صاحب ابن حافظ عبدالعلی صاحب مرحوم سرگودھا بیاہی گئیں۔ ان سے چھوٹی ہمشیرہ حمیدہ بیگم صاحبہ چوہدری نذیر احمد خان صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچرل شیخوپورہ کی بیگم ہیں۔ تیسری ہمشیرہ رشیدہ بیگم صاحبہ چوہدری ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر LIVE STOCK کی اہلیہ ہیں۔ اور سب سے چھوٹی ہمشیرہ مجیدہ بیگم صاحبہ ایم۔ اے چوہدری منور احمد صاحب ایم۔ ایس سی ایگریکلچرل (بیروت) جو کہ مڈل ایسٹ میں (SOIL SCIENTIST) ہیں کی بیگم ہیں۔

(باقی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفات حسرت آیات

میرا بیٹا عزیزم مکرم چوہدری جمیل الرحمان صاحب سب انجینئر راولپنڈی بعمر ۵۰ سال دل کا شدید دورہ پڑنے سے ۲۱ر جون ۱۹۸۲ء بوقت تقریباً ½ ۵ بجے شام اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

عزیز کو یہ دل کا تیسرا دورہ تھا۔ پہلی دفعہ ۲۱ر اپریل کو تکلیف ہوئی اور قریباً بیس روز ہسپتال میں رہ کر واپس گھر آگیا۔ دوسری دفعہ ۲۱ر مئی کو تکلیف ہوئی اور چند روز ہسپتال میں زیر علاج رہ کر گھر آگیا۔ مگر تیسرا ۲۱ر جون کا دورہ اتنا شدید تھا کہ ہسپتال لے جانے کا موقعہ ہی نہ ملا اور جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

عزیز مرحوم کی نماز جنازہ میں جماعت راولپنڈی کے اکثر احباب شامل ہوئے۔ مگر رات کا وقت ہونے کی وجہ سے بہت سے احباب رہ گئے تھے ان کی خاطر جناب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی ۲۵ر جون کو نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

ہم عزیز کی میت لیکر صبح آٹھ بجے ۲۲ جون کو ربوہ پہونچے۔ ہماری طرف سے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں برادرم بزرگوارم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی کی درخواست پر حضور نے نہ صرف از راہ شفقت قبرستان بہشتی میں تدفین کی اجازت فرمائی بلکہ درخواست پر تحریر فرمایا "انا للہ و انا الیہ راجعون۔ تمام پس ماندگان سے میری طرف سے دلی تعزیت"۔

عزیز جمیل الرحمٰن کی نماز جنازہ ربوہ میں دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے باہر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے پڑھائی اور تدفین کے بعد قبر پر دعا چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال (اول) تحریک جدید نے کرائی۔

عزیز جمیل الرحمٰن جماعتی کاموں میں عمدہ خدمات ادا کرتے رہے ہیں بوجہ سب انجینئر ہونے کے راولپنڈی میں تمام جماعتی تعمیراتی کام سرانجام دیتے رہے ہیں۔ پچھلے سال رمضان شریف کے مہینے میں جماعت راولپنڈی کی عیدگاہ کی چار دیواری نہایت مضبوط بنیادوں پر بنوائی اور سارا سارا دن دھوپ میں روزہ رکھتے ہوئے کام کی نگرانی کی۔ موصیان کی تشخیص جائداد کی کمیٹی کے فعال ممبر تھے۔ سیٹلائٹ ٹاؤن کے صدر بھی رہے ہیں جو متفرق کام عزیز کے سپرد کیا جاتا تھا نہایت خوش دلی سے سرانجام دیتے اور اس کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کے لیے رات یا دن کی تمیز نہ کرتے۔ ممبران مجلس عاملہ ہمیشہ ان کے قدردان رہے ہیں۔ عزیز ہر کسی کے کام آنے والا وجود تھا اور جماعت میں ہر دل عزیز۔

عزیز جمیل الرحمٰن نے سوگوار بیوہ کے علاوہ چار بچے (دو لڑکے اور دو لڑکیاں) اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑے لڑکے نے امسال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے۔ دوسرا لڑکا دسویں جماعت میں ہے۔ ایک لڑکی آٹھویں جماعت میں اور دوسری چوتھی جماعت میں۔ رشتہ داروں کے علاوہ جماعتہائے احمدیہ راولپنڈی و اسلام آباد کے احباب اور مستورات۔ اس کے محکمہ کے سٹاف اور اس کے غیر از جماعت ملنے والے احباب نے کثرت سے ہمارے گھر تشریف لاکر ہمارے ساتھ تعزیت فرمائی اور ہمارے دکھی دلوں کو ڈھارس دی اور ہمارے غم میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ عزیز کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔

آخر میں میں نہایت عاجزی سے احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ عزیز مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لیے دعا فرمائیں نیز اس کی بیوہ اور کمسن یتیم بچوں کا اللہ تعالیٰ خود کفیل ہو۔ ہر قسم کی محتاجی سے محفوظ رکھے، انہیں لائق نیک اور صالح اور خادم دین بنائے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالرحمٰن اوجلوی (ریٹائرڈ آرڈیننس افسر) BI 19 سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

میٹرک کا امتحان پاس کرنیوالے طلباء متوجہ ہوں

میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے ایسے ذہین، ہونہار، دین کا شوق رکھنے والے مخلص احمدی نوجوان جو زندگی وقف کرکے جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں وہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۳۰ر اگست ۱۹۸۲ء کو ہوگا لیکن داخلہ کے لیے درخواستیں ۳۰ر جولائی ۱۹۸۲ء تک وکالت دیوان میں پہنچ جانی چاہئیں۔ جن طلباء نے پہلے درخواستیں دی ہوئی ہیں وہ فوری طور پر اپنے نتیجہ امتحان کی اطلاع دیں تاکہ ان کو انٹرویو کے لیے تفصیلی چٹھی بھجوائی جاسکے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

الفضل کی اشاعت میں حصہ لیں۔ اخبار خود خرید کر پڑھیں اور دوسروں کو اخبار پڑھنے کی ترغیب دیں۔ یہ آپ سب کا فرض ہے۔ (ادارہ)

خصوصی ہدایت برائے لجنات

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پروگرام میں مقابلوں کے علاوہ درس قرآن مجید، درس حدیث ذکر حبیب اور لجنہ کی بزرگ صحابیات کی زندگیوں سے متعلق تقاریر بھی ہوں گی۔ اجتماع کا مرکزی نقطہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ہوگا۔ آنے والی بہنوں کو چاہیئے کہ وہ ساتھ آنیوالے بچوں اور بچیوں کو سمجھا کر لائیں کہ وہ خاموشی سے خطاب سنیں اور ہر حال میں آداب مجلس کو ملحوظ رکھیں۔ جزاکم اللہ۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

ہماری والدہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ راجہ خاں صاحب مرحوم آف فتح پور ضلع گجرات حال دارالرحمت غربی ربوہ کچھ عرصہ بیمار رہ کر ۱۷ر جولائی کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر ۷۳ سال وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ۱۸ر جولائی کو نماز فجر کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں درس الحدیث میں شامل ہونے والے ہزاروں افراد نے شرکت کی جس کے بعد قبرستان عام ۱ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم قریشی عبدالجلیل صاحب صادق صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں جو سب کے سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صاحب اولاد ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ کو اپنے قرب میں اور اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(راجہ احمد خاں و راجہ محمد ارشد ۶/۳۷ دارالرحمت غربی ربوہ)

سپاس تعزیت

میرا پیارا بیٹا محمد اطہر جو گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی فیصل آباد کے آخری سال میں تھا۔ رکشہ اور ٹرک کے حادثہ میں فوت ہوگیا۔ اندرون ملک اور بیرون ملک سے تعزیت کے بہت سے خطوط آئے ہیں ان کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے میں ان سب کی محبت اور خلوص اور ہمدردی کا بہت ممنون ہوں۔ فرداً فرداً جواب دینا اس وقت بہت مشکل ہے۔ بذریعہ اخبار سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

(محمد اسحٰق (لائل پوری) صدر جماعت احمدیہ چک ۲۷۶ ربوہ گوگھووال ضلع فیصل آباد)

سادہ زندگی اختیار کرنا کیوں ضروری ہے

سادہ زندگی اختیار کرنا کیوں ضروری ہے اس لیے کہ

۱۔ ہم ایسے فالتو اخراجات جنہیں کم کیا جاسکتا ہے کم سے کم کردیں اور اس طرح دین کی ضرورتوں کے لیے روپیہ بچائیں اور دین کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی کا نمونہ جس حد تک بھی ممکن ہو اپنے اندر پیدا کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا کے وارث ہوں۔

اسی سلسلہ میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"تحریک جدید اسلام کے احیاء کا نام ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریک جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آجکل دنیا کے حالات ایسے رنگ میں بدل چکے ہیں کہ ہم اپنی طرز زندگی کی وہی شکل نہیں بنا سکتے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی طرز زندگی کی شکل تھی مگر اس کے قریب قریب جس حد تک زمانہ کے حالات ہم کو اجازت دیتے ہیں ہم لوگوں کو لے جانے کی کوشش کرتے رہیں گے اور یہی تحریک جدید کی غرض ہے۔" (قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس اطفال الاحمدیہ میں شمولیت سے متعلق

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی بچہ اطفال الاحمدیہ کی عمر رکھتا تھا اور اس کے ماں باپ نے اسے اطفال الاحمدیہ میں شامل نہیں کیا تو اس کے ماں باپ نے بھی ایک جرم کا ارتکاب کیا ہے۔"

(الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۶۱ء) (سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

صنعتی نمائش

برموقعہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (۱۵، ۱۶، ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء) کے موقعہ پر صنعتی نمائش کا انتظام کیا جاتا ہے۔

- مجالس اس نمائش کے لیے خدام کے ہاتھ کی بنی ہوئی اشیاء مرکز میں بھجوائیں۔
- اس سلسلہ میں خصوصی دلچسپی رکھنے والے خدام کے اسماء سے فوری طور پر مرکز کو مطلع کیا جائے۔
- پہلی تین پوزیشنوں پر انعامات دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(منتظم صنعتی نمائش سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

شرح چندہ ماہنامہ انصار اللہ

ماہنامہ انصار اللہ کی شرح چندہ حسب ذیل ہے:-

پاکستان		۱۵/- روپے سالانہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ جزائر فجی	بذریعہ ہوائی ڈاک	۱۵۰/- " "
	" بحری ڈاک	۸۰/- " "
دیگر غیر ممالک	" ہوائی ڈاک	۱۰۰/- " "
	" بحری ڈاک	۶۰/- " "

جو دوست ابھی تک ماہنامہ کے خریدار نہیں ہیں ان سے درخواست ہے کہ ماہنامہ کی خریداری قبول فرمائیں۔ جزاکم اللہ!

(منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

SDK
Shindaiwa

انجن جنریٹر
پٹرول اور مٹی کے تیل سے چلنے والے
ساختہ جاپان

نئی آمد کی خوشیوں میں اضافہ کریں

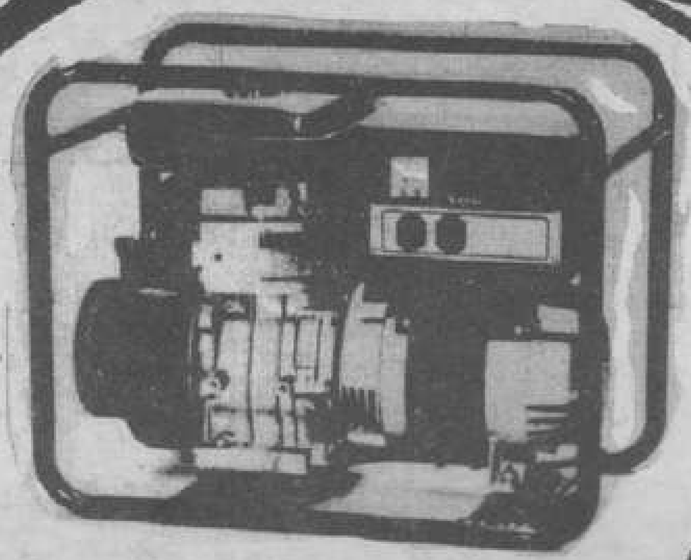

مالی طور پر مستحکم پارٹیاں
جن کے پاس اپنا شوروم
ہو اور جو ایسی مشینری کے
متعلق سابقہ تجربہ رکھتی ہوں
ڈیلر شپ کیلئے رجوع کریں

۱۳۰۰ واٹس سے ۳۵۰۰ واٹس تک
حاضر اسٹاک میں موجود ہیں اور سی، اینڈ، ایف قیمتوں کیلئے رجوع کریں

Exclusive Agents
MRC ENGINEERS
43-10/A Block 6, P.E.C.H.S.
Karachi-29. Phone : 434267
TELEX 24196 KTC PK ATTN : MUNIR.

DEALER:- ELECTRO HOME
195/J, Adamjee Road, Rawalpindi Cantt
Cable : GIFTHOUSE Phone: 65686

گم شدہ گھڑی

خاکسار کی گھڑی NENO جسکا چین اور ڈائل سفید رنگ کا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے موقع پر ایوان محمود کے باتھ روم میں رہ گئی تھی جس دوست کو ملی ہو خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(مشتاق احمد صدیقی۔ ایل ڈے کوارٹر بالمقابل پیکچر کوارٹر نمبر ۲۵۴ بی لاہور)

درخواست ہائے دعا

- خاکسار کے پانچ بچے ضائع ہو چکے ہیں ۱۴ اور ۱۵ جولائی کی درمیانی شب چھٹا بچہ مردہ حالت میں پیدا ہوا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے زندہ رہنے والی نرینہ اولاد سے نوازے اور میری جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین۔

(محمد اکبر ولد نور محمد کوٹلی آزاد کشمیر)

- برادرم مکرم سلیم احمد خاں صاحب کو ایک مقدمہ میں ملوث کر دیا گیا تھا۔ اپیل پر اللہ تعالیٰ نے مشکل کا بڑا حصہ دور کر دیا ابھی کچھ حصہ باقی ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اسے بھی معجزانہ طور پر دور فرما دے آمین۔

(نثار محمد خاں مربی سلسلہ علی پور ضلع مظفر گڑھ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (منیجر الفضل ربوہ)

اوقات کار
صبح ۷ بجے تا ۱ بجے
شام ۵ بجے تا ۸ بجے
ناغہ بروز جمعہ
کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
پاکستان لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

وَالْعَصْرِ۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ

بعض انذاری آیاتِ قرآنی

۱۔ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَیْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِیْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ۝ (المائدہ آیات ۶۰، ۶۱)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) تو کہہ کہ اے اہلِ کتاب ہمارے ساتھ تمہاری دشمنی کا سبب کیا ہے بس یہی کہ ہم اللہ پر اور جو ہماری طرف اتارا گیا ہے اس پر اور جو ہم سے پہلے اتارا گیا تھا اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ اور (تم اس لیے عیب گیری کرتے ہو کہ) تم میں سے اکثر (اللہ کے) باغی ہیں۔ (اے رسول!) تُو (ان سے) کہہ کہ کیا میں تم کو اس سے بھی زیادہ شریر لوگوں کی خبر نہ دوں جس کا اللہ کی جناب سے بہت بُرا بدلہ انہیں ملنے والا ہو۔ (تو سنو) اس سے بھی بڑھ کر شریر وہ ہے جس پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اُس نے غضب نازل کیا ہے اور ان میں سے بعض کو اُس نے (ان کی بُری خصلتوں کی وجہ سے) بندر اور سؤر بنا دیا ہے اور جنہوں نے شیطان کی پرستش کی ہے۔ یہی لوگ (دراصل) درجہ میں سب سے گھٹیا اور سیدھی راہ سے پرلے درجہ کے بھٹکے ہوئے ہیں۔

۲۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ۝ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِیْهِمْ خَیْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

(الانفال آیات ۲۱ تا ۲۴)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ان میں سے کسی سے منہ نہ پھیرو اس حالت میں کہ تم (اس کا حکم) سن رہے ہو۔ اور ان لوگوں کی طرح مت بنو جنہوں نے یہ کہا تھا کہ ہم سنتے ہیں حالانکہ وہ نہیں سنتے۔ اللہ کے نزدیک ہر جاندار مخلوق سے زیادہ شریر وہ لوگ ہیں۔ جو بہرے اور گونگے ہیں اور کچھ بھی عقل نہیں رکھتے اور اگر اللہ ان میں کوئی بھی خیر دیکھتا تو ان کو (قرآن) سنا دیتا اور اگر ان کو (موجودہ حالت میں قرآن) سنا دیتا تب بھی وہ پیٹھ پھیر لیتے اور روگردانی اختیار کرتے۔

اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کے بعض اخبارات نے جماعت احمدیہ کے متعلق جھوٹ اور بہتان تراشی پر جو کمر باندھ رکھی ہے اس کا اصل جواب وہی ہے جو قرآن کریم نے ہمیں سکھایا یعنی

لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِیْنَ

لاہور کے ایک اخبار نے جو پاکستان کے مؤقر جرائد میں شمار ہوتا ہے اور فیصل آباد کے ایک ہفت روزہ نے جو مذہبی مکتبِ فکر کی نمائندگی کرتا ہے علی الترتیب اپنی اشاعت ۱۵ر جولائی ۱۹۸۲ء اور ۷ر جولائی ۱۹۸۲ء میں جو جھوٹی خبریں شائع کی ہیں وہ بڑی بے باکی کا مظہر ہیں اور تہذیب و شرافت سے کلیتہً عاری ہیں۔

ہم تعجب سے اس امر کو دیکھتے ہیں کہ عظیم اسلامی مملکت پاکستان کے مؤقر جرائد اور مذہبی رسائل کا اگر یہ حال ہے تو غیر مؤقر جرائد اور غیر مذہبی رسائل کا کیا کیا کچھ حال نہ ہوگا۔ مزید قابلِ فکر امر یہ ہے کہ ان اخبارات و رسائل کی شرافت اور خدا ترسی کا یہ معیار عام مہینوں یا دنوں میں نہیں بلکہ رمضان شریف کے مبارک ایام میں ان کا یہ حال رہا ہے۔ پھر وہ بھی آخری عشرہ میں جو روحانی رفعتوں کی وجہ سے بہت بلند مقام رکھتا ہے۔

عظیم اسلامی مملکت پاکستان میں اسلام ہی کے مقدس نام پر پاکستانی صحافت کا جھوٹ اور بہتان تراشی کا وطیرہ اختیار کرنا نہایت ہی افسوسناک اور تعجب انگیز امر ہے۔ لیکن ہم کسی فردِ بشر سے داد رسی کے خواہاں نہیں بلکہ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْۤ اِلَى اللّٰهِ کی پیاری سنت کی پیروی میں اپنے ربّ کے حضور ہی عاجزی کے ساتھ جھکتے ہوئے یہ عرض کرتے ہیں کہ اے آقا ہم اسلام اور رسول اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے تقدس کی دہائی دیتے ہوئے تجھ سے ہی ان ظالمانہ حملوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ اگر اس دنیا میں شرافت اور نجابت پر پہرے ہیں اور جھوٹ اور افتراء کو کھل کھیلنے کی اجازت ہے، اگر صحافت کو شرافت اور انسانیت کی حدود میں مقید کرنے کی آج کسی انسان کو طاقت نہیں، اور اگر قلم کو ادب سکھانے اور تحریر کو دائرۂ تہذیب میں پابند کرنے کی کسی کو سکت نہیں تو اے احکم الحاکمین تو ہی ہمارے درمیان فیصلہ فرما دے کہ تجھ سے بہتر فیصلہ کرنے والا اور کوئی نہیں۔

زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
کا اڑتیسواں سالانہ اجتماع
۱۵-۱۶-۱۷ اخاء/اکتوبر ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء کو منعقد ہو رہا ہے
(منتظم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)